



## سوال

(892) خدائے تعالیٰ باوجود ازلی ہونے کے ابدی بھی ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا محمد نذیر حسین صاحب دام ظلکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد آداب سے دست بستہ جناب کے شاگردان شاگردوں کی خدمت بابرکت میں ایک عرض داشت بدیں خیال ارسال کرتا ہوں کہ آنجناب کی شان علمی اللہ جل شانہ نے ہندوستان تو کیا میرے نزدیک بلاد اسلام میں ایک پیدا کی ہے اور یہ اللہ کام ہے میرے دل میں ایک وسوسہ عرصہ سے کلٹنے کی طرح کھٹک رہا ہے اور میں کئی بزرگان دین سے بھی اور، اور لوگوں سے بھی بذریعہ عریضہ دریافت کرچکا ہوں، مگر کسی صاحب نے اس کا جواب دینا اپنی کسر شان تصور کیا یا کیا فرمایا، مجھ کو محروم رکھا اور جواب نہ دیا، حضور کی ذات والاصفات سے اُمید قوی ہے کہ اللہ بنظر ترجمہ اپنے کسی شاگرد صاحب کو کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالم ہی ہوتے ہیں اگر ارشاد فرمادیں گے تو وہ تحریر فرما کر مرحمت کر دیں گے۔ وہو ہذا

میں ایک روز احیاء العلوم کے ترجمہ مذاق العارفین کی پہلی جلد کو دیکھ رہا تھا، جب دیکھتے دیکھتے سوورق کی نوبت پہنچی تو دہریوں کے رد میں جو رسالہ قدسیہ درج ہے دیکھا، اس میں عقلی دلیلوں سے پہلے خدا تعالیٰ کا ہونا، پھر ازلی پھر ابدی ہونا وغیرہ وغیرہ ثابت کیا ہے تیسری اصل میں لکھا ہے:

”یہ جاننا چاہئے، کہ خدائے تعالیٰ باوجود ازلی ہونے کے ابدی بھی ہے کہ اس کے وجود کا انجام نہیں، بلکہ وہی اول ہے، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن، اس لیے کہ جس کا قدیم ہونا ثابت ہو گیا، اس کا معدوم ہونا محال ہے، یعنی ناممکن“

اتنا پڑھا تھا کہ دل میں خیال آیا، اسید لیل کے بموجب جو شے معدوم نہیں ہوتی یا نہ ہوگی وہ ازلی ہوئی اور روح کے بارے میں علماء کہتے ہیں کہ اس کو فنا نہیں، گویا ابدی ہے، لہذا جب ابدی ہے تو ازلی بھی ہوئی، کیونکہ یہ لازم و ملزوم بات ہے اور یہ اعتقاد اہل ہنود کا ہے، نہ اہل اسلام کا، ان کے اور ہمارے مذہب میں یہی فرق ہے جب ہی وہ آواگون ملتے ہیں اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ روح مخلوق یعنی حادث ہے، پس جو شے حادث ہے، وہ ازلی نہیں تو ابدی کہنی کیسے ہوگی، علاوہ اس کے قرآن مجید کی ان آیات سے جو سورہ ہود کی 106 سے 108 تک ہیں دوزخیوں اور اہل جنت کے واسطے فرمایا ہے۔ خالدین فیما مدامت السموات والارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید (جب تک رہیں آسمان اور زمین آسمان زمین اب ہوں یا جب ہر حالت میں ہر دو حادث، پھر قدامت کیسی اور اس پر ”الا“ کا طرہ الگ رہا۔

راقم محروم عبدالقیوم بدلا ڈھ اسٹیشن ای سی پی ریلوے، ضلع حصار، 19 ذی قعدہ 1318ھ

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!



مذاق العارفین کی اس عبارت کا جو آپ نے نقل کی ہے، یہ مطلب ہے کہ اللہ ازلہ ابدی ہے اور جو ذات کہ ازلہ ابدی ہو وہ قدیم ہے اور جو ذات کہ قدیم ہو، اس کا معدوم ہونا محال ہے اور ازلہ ابدی کو معدوم نہ ہونا لازم ہے اور اس عبارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو ذات ابدی ہو اور اس کا عدم بعد الوجود نہ ہو، وہ ازلہ ہے روح کا ازلہ ہونا اس وقت لازم آتا کہ جب ہر ابدی کو ازلہ ہونا ضرور ہوتا، لیکن ہر ابدی کا ازلہ ہونا ضرور نہیں کیونکہ ازلہ اس ذات کو کہتے ہیں جس کا وجود بعد العدم نہ ہو یعنی جس کے وجود کی ابتدا نہ ہو اور ابدی اس ذات کو کہتے ہیں جس کا عدم بعد الوجود نہ ہو یعنی اس کے وجود کا زمانہ استقبال میں انتہا نہ ہو پس کچھ ضرور نہیں کہ جو چیز معدوم بعد الوجود نہ ہو یعنی ابدی ہو وہ موجود بعد العدم نہ ہو یعنی ازلہ ہو، ہو سکتا ہے کہ ایک چیز کے وجود کا زمانہ استقبال میں انتہا نہ ہو، مگر وجود اس کا بعد العدم ہو یعنی پہلے معدوم تھی بعد اس کے موجود ہوئی ہو، بناء علیہ روح کے ابدی ہونے اور اس کے زمانہ استقبال میں فنا نہ ہونے سے اس کا ازلہ ہونا ثابت نہیں ہوتا اور روح کا ابدی ہونا اس کے حادث ہونے میں کچھ خلل نہیں ڈالتا بلکہ روح ابدی ہے اور اس کے ساتھ حادث بھی ہے کیونکہ حادث کے لیے یہ ضرور نہیں ہے کہ زمانہ استقبال میں اس کا فنا ضرور ہو۔

حادث کی دو قسمیں ہیں، حادث بالذات اور حادث بالزمان، حادث بالذات اس شے کو کہتے ہیں جو اپنے وجود میں غیر کی محتاج ہو اور حادث بالزمان اس شے کو کہتے ہیں جو مسبوق بالعدم ہو یعنی بعد عدم کے موجود ہو، روح پر حدوث کے دونوں معنی صادق آتے ہیں، پس روح حادث بالذات بھی ہے اور حادث بالزمان بھی ہے اور روح کے ابدی ہونے کو روح کا حادث بالذات اور حادث بالزمان ہونا منافی نہیں ہے۔ ہمارا اس تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ ابدی کو ازلہ ہونا لازم نہیں ہے۔ روح ابدی ہے اور اس کو زمانہ استقبال میں فنا نہیں اور ازلہ نہیں ہے بلکہ حادث ہے، پس آپ کو جو ابدی اور ازلہ کے لازم و ملزوم سمجھنے کی وجہ سے خدشہ اور وسوسہ پیدا ہوا تھا وہ رفع ہو گیا واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ احقر عبد اللہ العلم محمد ابرہیم بہاری عفی عنہ سید محمد نذیر حسین

## قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02